اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان
قیمت دو پیسے

جلد ۲۷ | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی مخالفت کے دوران میں احمدیت کی روز افزوں ترقی

اخبار "شہباز" نے ہر قسم کی ذمہ واری سے بے نیاز ہو کر احراری چوگی کے انچارج ملا عنایت اللہ کی جو یہ غلط بیانی شائع کی ہے۔ کہ "ڈیڑھ ہزار مرزائی ہماری کوششوں سے مشرف باسلام ہوئے۔ تین ہزار ایسے لوگ قادیان میں مرزائی شکار ہو کر آئے۔ جو مرزائی مبلغین سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کے لئے قادیان پہنچے۔ اور ہمارے تبلیغی دفتر کی وجہ سے اپنے اسلام کو سلامت لے کر واپس لوٹے"۔ اس کے متعلق ہم مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ "شہباز" اور ملا عنایت اللہ اس کا ثبوت پیش کریں اور وہ اس طرح کہ یا تو ان کی شائع شدہ فہرستیں بتائیں۔ یا اب نام بنام ان کی فہرست شائع کر دیں۔ لیکن ممکن نہیں۔ کہ وہ اس طرف توجہ بھی کریں۔ اور کر ہی کیونکر سکتے ہیں۔ جبکہ ان لوگوں کا کہیں نام و نشان ہی نہیں۔ جن کے "مشرف باسلام" ہونے اور "اپنے اسلام کو سلامت لے کر واپس لوٹنے" کا انہیں ادعا ہے۔ حقیقت میں یہ محض ایک بڑ ہے۔ جو اس لئے ہانک دی گئی ہے۔ کہ اصلیت سے ناواقف لوگ اسے بہت بڑا کارنامہ سمجھ کر ملا عنایت اللہ کو براہ راست امدادی رقوم بھیجنا شروع کر دیں۔ اگر واقعہ میں احرار کو ایسے چند افراد بھی مل جاتے۔ تو وہ ان کو اٹھائے پھرتے اور جابجا ڈھنڈورہ پیٹتے۔ خاص کر اس وقت جبکہ مسلمانوں میں احرار کا اثر و رسوخ کم ہوتے ہوتے بالکل ہی ختم ہو گیا۔ لیکن آج تک باوجود بیسیوں قسم کی غلط بیانیاں کرنے کے یہ ادعا کرنا بتاتا ہے۔ کہ یہ حال ہی کی پیداوار ہے۔

اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے اس عرصہ میں باوجود احرار اور ان کے کثیر التعداد اور ہر قسم کے دنیوی ساز و سامان رکھنے والے حامیوں کی انتہائی مخالفت کے۔ اور باوجود احمدیت قبول کرنے والوں پر ہر قسم کے مظالم توڑے جانے کے جن خوش قسمت اصحاب کو قبول احمدیت کا شرف بخشا۔ اور ان میں سے جن کے نام ضبط تحریر میں آ چکے ہیں۔ وہ بھی احرار کی ناکامی و نامرادی کا کھلا کھلا ثبوت ہیں۔

احرار نے ۱۹۳۴ء میں اپنا اڈا قادیان میں قائم کیا۔ اور اسی سال انہوں نے وہ رسوائے عالم کانفرنس بھی کی۔ جس کے بعد انہوں نے دعوے کیا۔ کہ احمدیت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس سال احمدیت میں داخل ہونے والے جن اصحاب کے نام لکھے جا سکے اور جو ساتھ کے ساتھ اخبار میں بھی شائع ہوتے رہے۔ ان کی تعداد ۱۸۸۷ ہے۔ اس تعداد میں سوائے شاذ و نادر کے ہر خاندان کے صرف ایک سرکردہ فرد کا نام لکھا گیا ہے اگر ان کے بال بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی ہزار تک پہونچ جاتی ہے۔

پھر اسی سال جلسہ سالانہ پر آ کر جن اصحاب نے بیعت کی۔ اور احرار کے "تبلیغی دفتر" کی موجودگی میں کی۔ ان کی تعداد ۷۸۵ ہے۔ اور یہ بھی شائع شدہ ہے۔ ان اعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احرار کی انتہائی مخالفت بھی احمدیت کی ترقی کو روک نہیں سکی۔ بلکہ اس کی ترقی کی رفتار پہلے سے بھی تیز ہو گئی۔

اسی طرح ۱۹۳۵ء میں بیعت کرنے والوں کی وہ تعداد جو اخبار میں شائع ہوئی ۲۲۷۲ ہے اور جلسہ سالانہ پر آ کر بیعت کرنے والوں کی تعداد ۳۵۴۔ ۱۹۳۶ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد دوران سال میں ۲۰۰۱۔ اور سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۵۸۷ تک پہنچ گئی۔ ۱۹۳۷ء میں شائع شدہ نام بمعہ جلسہ سالانہ ۲۰۷۹ ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰۴۹ اصحاب نے بیعت کی۔ اور ۱۹۳۹ء میں بیعت کرنے والوں کی اس وقت تک کی تعداد ۱۴۰۸ ہے۔

گویا احرار نے جب سے جماعت احمدیہ کی مخالفت شروع کی ہے۔ اس وقت سے کر اب تک کئی ہزار اصحاب نہ صرف خطوط کے ذریعہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں بلکہ خود قادیان میں آ کر اور احرار کے "دفتر تبلیغ" کو دیکھنے کے بعد بیعت کر چکے ہیں۔ اور اگر ان کے خاندانوں کے تمام افراد کو بھی شمار کیا جائے۔ تو یہ تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو غیر احمدیوں میں سے نکل کر جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔ اس نے احمدیت کے مقابلہ میں احرار کی شکست فاش پر مہر تصدیق ثبت کی۔ اور ان پر واضح کر دیا کہ حق کی کشش کے مقابلہ میں تمہارے تمام مظالم اور تمام ایذا رسانیوں کی پر پشہ جتنی بھی پروا نہیں کی جا سکتی ہے۔ غرض ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف مخالفت ہی مخالفت پھیلی ہوئی ہو۔ اور شرمناک سے شرمناک مظالم کا احمدیوں کو شکار بنایا جا رہا ہو۔ ان کے مُردوں تک کی تحقیر و تذلیل کرنے سے دریغ نہ کیا جاتا ہو۔ جو شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے وہ احمدیت کی صداقت اور احرار کی باطل پرستی کا چلتا پھرتا ثبوت بنتا۔ کیونکہ وہ محض حق کی خاطر ہر قسم کے مظالم

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۳ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج سوا سات بجے صبح بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ اور ساڑھے سات بجے شام واپس تشریف لے آئے۔ حضور کے ہمراہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خان میر صاحب تھے۔ درد صاحب کے سوا باقی اصحاب حضور کے ہمراہ واپس آ گئے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو دوران سفر میں سردرد کی شکایت رہی احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب آج ۹ بجے شب کی گاڑی مع اہل و عیال انبالہ چھاؤنی تشریف لے گئے۔

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد کو آج بخار ہو گیا۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر ریڈیو سٹیشن بمبئی سے ہستی باری تعالیٰ پر

قادیان ۲۳ر اکتوبر۔ آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ تاکہ بمبئی ریڈیو سٹیشن کے لئے ہستی باری تعالیٰ پر اپنی انگریزی تقریر ریکارڈ کرائیں۔ حضور تقریر فرما رہے تھے کہ مشین کا ایک پرزہ بیکار ہو گیا۔ اس پر ریڈیو سٹیشن لاہور والوں نے تقریر کا مسودہ بمبئی روانہ کر دیا۔ جہاں کوئی اور صاحب یہ تقریر پڑھ کر سنا دیں گے۔ اور انشاء اللہ ۲۵ر اکتوبر کو شام کے ساڑھے آٹھ بجے بمبئی ریڈیو سٹیشن سے حضور کی یہ تقریر انگریزی میں براڈکاسٹ کی جائے گی۔ جو دوست ریڈیو سیٹ پر اس تقریر کے سننے کا انتظام کر سکیں۔ وہ ضرور کریں۔ بلکہ دوسرے انگریزی خواں اصحاب کو بھی یہ تقریر سنانے کا اہتمام کریں۔

خلافت جوبلی فنڈ میں خاص رقوم ادا کرنیوالوں کی فہرست

خلافت جوبلی فنڈ میں بہت سے ایسے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے بھی حصہ لیا ہے۔ جو کسی وجہ سے اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ ان کی تعداد سترہ ہے۔ اور ان کی طرف سے کل رقم جو اس وقت تک وصول ہوئی ہے اس کی میزان -/۳۱۷۲۵ روپیہ ہے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ایک صاحب چھ ہزار روپیہ	-/۶۰۰۰	چار اصحاب ایک ایک ہزار	-/۴۰۰۰
دو صاحب پانچ پانچ ہزار	-/۱۰۰۰۰	پانچ اصحاب پانچ پانچ صد	-/۲۵۰۰
ایک صاحب چار ہزار	-/۴۰۰۰	ایک صاحب ایک سو پچیس	-/۱۲۵
ایک صاحب تین ہزار	-/۳۰۰۰	ایک صاحب ایک سو	-/۱۰۰
ایک صاحب دو ہزار	-/۲۰۰۰	میزان	۳۱۷۲۵

(ناظر بیت المال)

و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

مژدہ صد مژدہ ہوا ہے مستانۂ احمد نبی — قادیاں میں کھل گیا ہے خانۂ احمد نبی
گنجلک میں پڑ گیا ہے گر تمہارا بال بال — صاف کر دے گا ہر الجھن شانۂ احمد نبی
ذرے ذرے میں نظر آئیں گے صدہا طور سے — دیکھ لے جو جلوۂ جانانۂ احمد نبی
سائے کو چھوڑو تو سایہ پیچھے پیچھے آئیگا — راز یہ سمجھا گیا مستانۂ احمد نبی
ترک دنیا سے ملے گا دین بھی دنیا بھی ہاں — یاد رکھو نکتۂ دُر دانۂ احمد نبی
سب کی سب اقوام عالم اس میں راحت پائینگی — ہے وسیع آرام دہ کاشانۂ احمد نبی
ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر میں بناتا ہے تو کیا — جا کوئی آباد کر ویرانۂ احمد نبی
کل جہاں پر دعوۃ و ارشاد کے ہتھیار سے — ایک دن چھا جائے گا فرزانۂ احمد نبی
ہونے والی ہے دسمبر میں خلافت جوبلی — آ رہا ہے جلسۂ سالانۂ احمد نبی
شوق سے آؤ کہ انعام الٰہی پاؤ گے — منزل ہر نیک دل ہے خانۂ احمد نبی
فکر دنیا سے ہوا آزاد۔ ذکر حق سے شاد — پی لیا جس نے کبھی پیمانۂ احمد نبی
زندگی سے ہاتھ دھو کر موت خود کر لو قبول — اس طرح ہوگا ادا دوگانۂ احمد نبی
جسم کی طاقت بھی دی۔ دل بھی دیا اب جان دے — ہے یہ ادنےٰ سا ترا شکرانۂ احمد نبی
کیوں نہیں پُر حقائق ہوں دن رات ابواب حدیث — ان میں آتا ہے نظر افسانۂ احمد نبی

جس گلی سے اکمل آشفتہ سر کا ہو گزر
کہتے ہیں دیکھو۔ وہ ہے دیوانۂ احمد نبی

(اکمل عفا اللہ عنہ)

مہتہ عبدالخالق صاحب قادیانی کیلئے درخواست دعا

مہتہ صاحب نے لنڈن سے ۲۹/۹/۳۹ کو اطلاع دی تھی۔ کہ ہالینڈ امریکن لائن کے ایک جہاز Statendam میں جگہ تو مل گئی ہے۔ مگر جہاز کی روانگی کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔ حتیٰ کہ خود کمپنی والوں کو بھی اس کا علم نہیں کہ کب ان کا جہاز روانہ ہوگا۔ انہوں نے اتنا بتایا ہے کہ روانگی کی اطلاع بذریعہ تار دے دی جائے گی۔

مرزا برکت علی صاحب خانقین سے کسی اطلاع کی بناء پر لکھتے ہیں۔ کہ جہاز مذکور Southampton سے مورخہ ۱۷/۱۰/۳۹ کو چلنے والا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواتین مبارکہ اور رجال من ابناء فارس نیز احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ عزیز کی بخیریت منزل مقصود تک پہونچنے اور حصول مقصد نیز کامیاب و بامراد واپسی اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار عبدالرحمٰن قادیانی

مسٹر کھوسلہ کے متعلق دعویٰ استقراریہ ہائی کورٹ میں

چودھری عصمت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لائلپور نے مسٹر کھوسلہ سابق سشن جج گورداسپور کے متعلق دعوٰے استقراریہ کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر کر رکھی ہے۔ جس کی پختہ پیشی مقرر ہو چکی ہے۔ نیز عنقریب اس اپیل پر بحث ہونے کے لئے تاریخ کا تعین ہونے والا ہے۔ تمام اصحاب اور بزرگوں سے خاص طور پر درخواست ہے کہ اس مبارک مہینہ میں خاص طور پر کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار میر احمد

102

عبادت کی توفیق ملنے پر شکریہ

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مومن سے جب کسی نیکی کا صدور ہوتا ہے۔ تو اس کے دل میں جذباتِ خوشی و انبساط پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ وُہ سمجھتا ہے۔ کہ اس سے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرانے والا فعل ظہور پذیر ہوا ہے۔ وُہ اس بات پر خوشی مناتا ہے۔ اور پھولا نہیں سماتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے نیکی کے کرنے کی توفیق دی ہے۔ وُہ نماز۔ روزہ کے احکام بجا لانے پر خوش ہوتا ہے۔ وُہ فریضۂ حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر خوش ہوتا ہے۔ وہ حرام سے کنارہ کشی کر کے اور حلال کھا کر خوش ہوتا ہے۔

غرض کہ مومن کا یہ وصف ہے کہ وُہ خدائی احکام کی تعمیل میں خوشی پاتا ہے۔ قرآن کریم مومن کے اسی وصف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ (الزمر ﴿۲۴﴾) یعنی اے مومن تو اللہ کی عبادت کر۔ اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جا۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز تہجد میں اتنا لمبا قیام کرتے۔ کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ کے ہاں آپ کا بہت درجہ ہے۔ پھر آپ کیوں اتنی تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر حضور نے حضرت عائشہ رضؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے عائشہ رضؓ جب اللہ تعالےٰ نے درجہ دینے میں مجھ پر اتنا فضل و کرم کیا ہے۔ تو اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

یہ ایک ہی ایسا واقعہ نہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی سے متعلق ہے۔ بلکہ آپ کی ساری زندگی کے واقعات اسی رنگ سے رنگین ہیں۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ آپ نے توحید کے قیام کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا۔ اور ہر مصیبت کو اپنے سر لیا۔ اور پھر خدا کا شکر ادا کیا۔ آپ بزبانِ حال فرماتے تھے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مندرجہ بیان سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام ایک مسلمان کو کس مقام پر کھڑا دیکھنا چاہتا ہے۔ صحابہ کرام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت سے یہ وصف پیدا ہوا۔ اور آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے یہ وصف آپ کی جماعت میں پایا جاتا ہے۔ مگر دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن خدا اور رسُول سے انہیں کوئی تعلق نہیں۔ ان کا یہ حال ہے کہ عبادت کی توفیق پر شکریہ تو کُجا۔ انہیں نماز۔ روزہ۔ اور احکامِ الٰہی کے بجا لانے کی فرصت ہی نہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام کا یہ حال تھا۔ کہ اگر ایک نماز چھوٹ جاتی تھی۔ تو سارا دن توبہ و استغفار میں گزار دیتے۔ اور جب تک تلافیٔ مافات نہ کر لیتے ان کی بے قراری دُور نہ ہوتی۔ مگر اب تو یہ حال ہے۔ کہ خدا کے احکام کی پروا تک نہیں۔ چونکہ ہر گھڑی ایسے لوگوں کی لغویات اور بُرائیوں میں گزرتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی نیکی کا موقعہ ملے بھی۔ تو اُسے نہایت لاپروائی سے ضائع کر دیتے ہیں۔ اور مطابق مثل :-

"چوں آب از سر گذشت۔ چہ نیزہ چہ بالشت"

خیال کر لیتے ہیں۔ کہ جب بدیوں کے انبار در انبار ہیں۔ تو ہر چہ باداباد اگر قرونِ اولےٰ اور موجودہ وقت کے لوگوں کا مقابلہ کیا جائے۔ تو یوں معلوم ہوگا۔ کہ آفتاب نصف النہار کے مقابلہ میں کرمِ شب چراغ رکھ دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایمان اور اسلام دُنیا سے اُٹھ کر ثریا تک پہونچ جائیگا۔ اور مسیح موعود اسے واپس لائے گا۔ کیا ہی مُبارک وُہ لوگ ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے۔ اور نورِ ایمان سے منور ہونے کی توفیق ملی۔ اس نعمت پر جتنا بھی شکر کیا جائے۔ کم ہے۔ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ

خاکسار

قمرالدین۔ مولوی فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہانِ اسلام کی رواداریاں

آج کل دُنیا میں پروپیگنڈا کا دَور دَورہ ہے۔ ہندوستان اس کا ایسا شکار ہوا ہے۔ کہ پنپنے میں ہی نہیں آتا۔ ہر انسان سے کچھ نہ کچھ غلطی ہو جاتی ہے۔ اگر اُن غلطیوں ہی کو لیا جائے۔ اور اس کی خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو انسان اشرف المخلوقات ہی نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر خطا و نسیان کا یہ پُتلا ایسی خوبیاں بھی رکھتا ہے۔ کہ آخر اشرف المخلوقات ہی ٹھہرتا ہے پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوستان کی ہر ایک قوم اپنے آپ کو اشرف المخلوقات سمجھتی ہے۔ اور دوسروں کی خطائیں ہی خطائیں دیکھتی ہے۔ یہ وبا یہاں تک پھیل گئی ہے۔ کہ اب تو ایک قوم کے مضمون نگار اس کو جرم سمجھنے لگے ہیں کہ دوسری قوم کو اچھا کہا جائے۔ یا اس کے کسی فرد کی کسی خوبی کا ذکر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ یہ کہ ہندوستان کی قوموں کی نئی نسلیں آنکھیں کھولتے ہی ایک دوسرے کی بُرائیاں دیکھتی۔ اور ایک دوسرے سے بدظن ہوتی ہیں۔ اور نفرت اور دشمنی کرنا سیکھتی ہیں۔ پہلے اگر غیروں کا رونا تھا۔ تو اب خود ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں۔

سب سے زیادہ اس کا شکار مسلمان ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے بڑوں کی بُرائی میں وُہ پروپیگنڈا کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا ہے۔ بھلا ہو مہاشہ فضل حسین صاحب کا کہ انہوں نے ہندو حکومت۔ اور مسلمان حکومت کی رواداریاں بالمقابل کر کے دکھائی ہیں۔ اور دکھائی بھی ہیں۔ تو خاص خاص ہندو مصنفین ہی کی تاریخوں اور مضمون نگاروں کے بیانات سے۔ باوجود اس کے کہ "شاہانِ اسلام کی رواداریاں" نہایت مختصر کتاب ہے۔ لیکن ایسا نقشہ سامنے کھینچتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ اس کو ایک ہندو پڑھ لے۔ پھر ناممکن ہے۔ کہ وُہ اس ہندو پروپیگنڈے سے جو مسلمان بادشاہوں کے خلاف ہو رہا ہے۔ بددل نہ ہو جائے۔ اسی لئے اس کتاب کو مہاشہ صاحب موصُوف نے پیش بھی ہندو نوجوانوں ہی کی خدمت میں کیا ہے۔ مسلمانوں کے ہاتھ میں مہاشہ صاحب نے ایک ایسا ہتھیار دیا ہے۔ جس سے وُہ اپنے بزرگ بادشاہوں کی عزت اور نیک نامی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ جہاں یہ ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے۔ وہاں قیمت بلا جلد صرف چھ آنے ہے اور سَو کتابوں کے خریدنے والوں کو ہر فی جلد کے حساب سے صرف ۵؍ میں دیتے ہیں۔ اس سے کتب فروش فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب ترقیٔ اسلام انجمن کی طرف سے قادیان سے شائع ہوئی ہے۔ وہاں سے طلب کی جائے۔

جمعہ کی تعطیل کے متعلق مسلمانان پنجاب کا مطالبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام مسرت ہے کہ تعطیل جمعہ کی تحریک کے بارے میں مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے متفقہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۶ر اکتوبر ۳۹ء رقمطراز ہے:

"گذشتہ دن مسلمانان لاہور کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب سر عبدالقادر صاحب منعقد ہوا جس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ سرکاری محکموں میں آدھے دن کی ہفتہ واری رخصت جمعہ کے دن مقرر کرے۔ آدھی چھٹی کے لئے جمعہ کے انتخاب کی بڑی دلیل یہ دی گئی ہے۔ کہ اس طرح مسلمان ملازمین کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کافی وقت مل جائے گا"

مسلمانان لاہور کا یہ مطالبہ نہایت معقول ہے۔ یقیناً مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نماز جمعہ ایسے اہم مذہبی فریضہ کی ادائیگی سے اس لئے محروم رہتی ہے۔ کہ انہیں سرکاری کام کے باعث فرصت نہیں ملتی۔ اگر گورنمنٹ پنجاب اس معقول مطالبہ کو تسلیم کرے کہ جمعہ کے روز دفتری کام کا وقت نصف ہو تو بلاشبہ بہت سے مسلمان ایک مذہبی فرض کو بسہولت ادا کر سکیں گے۔ اور یہ بات خود حکومت کے لئے بھی برکت کا موجب ہوگی۔ کیونکہ ایک معتد بہ طبقہ کو دینی عبادت کے بجا نہ لانے پر مجبور کرنا کسی صورت میں بھی قابل تعریف نہیں۔ حکومت ہند اور خاصکر حکومت پنجاب کو چاہیئے کہ اس دیرینہ کوتاہی کا ازالہ کرے۔

مسلمانوں کا اصل مطالبہ تو یہ ہے کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے مقرر تعطیل کا دن ہو۔ لیکن فی الحال جو مطالبہ حالات کی مجبوری سے کیا گیا ہے۔ کہ جمعہ کا دن آدھی رخصت کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ اس کا منظور کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کو اس بارے میں جلد قدم اٹھا کر مذہبی جذبات کے احترام کا قابل تقلید نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار یکم جنوری ۱۸۹۶ء میں تحریر فرمایا تھا:۔

"چونکہ گورنمنٹ عالیہ نے اتوار کی تعطیل کو مقرر کر کے عیسائیوں اور ہندوؤں کو وہ حق دے دیا ہے۔ جو ایک بیچ دن کے متعلق ان کو ملنا چاہیئے تھا تو پھر مسلمان بھی اس بات کے مستحق ہیں کہ اس مہربان گورنمنٹ سے اپنے حق کا بھی ادب اور انکسار کے ساتھ مطالبہ کریں۔ بھائیو آپ خوب جانتے ہو کہ جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدید احکام دین کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں مسلمانوں کے کانوں میں اسلام کے پاک وصایا تازہ طور پر پڑتی ہیں اور بھولے ہوئے مسائل سننے سے یاد دلائے جاتے ہیں۔ اس دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ مسجد میں حاضر ہو۔ اور دینی وصایا کو سنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اپنی معلومات کو بڑھاوے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کیسا نحوست ہے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی بہت سی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں"

پھر حضور اسی اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص توجہ پیدا ہو جائے گی۔ اور کروڑہا بندے آدمی مساجد میں داخل ہو کر تمام ملک کی مساجد کو آباد کریں گے۔ اسلامی شوکت بھی ظاہر ہوگی"

پس مسلمانوں کے اس مقدس مذہبی فریضہ کی ادائیگی میں کسی قوم کے حقوق کو تلف کئے بغیر پوری سہولت پیدا کی جا سکتی ہے۔ مسلمانان ہند کا بالعموم اور مسلمانان پنجاب کا بالخصوص فرض ہے کہ جب تک حکومت اس معقول مطالبہ کو تسلیم نہ کرے اسے دہراتے جائیں اور پُر زور طریق پر اسے حکومت کے سامنے پیش کرتے رہیں۔

اخبار "سول" نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کے متعلق لکھا ہے۔

"ہمیں خوف ہے کہ سرکاری ملازمین کی طرف سے عموماً جن میں ایک کافی تعداد مسلمان ملازمین کی بھی ہوگی۔ یہ مطالبہ تائید حاصل نہیں کر سکے گا"

لیکن سول کا یہ اندیشہ قطعاً غلط ہے، مسلمانوں کا ہر طبقہ اس مطالبہ کی تائید کرے گا۔ کیونکہ تعلیم یافتہ مسلمان جنہیں سرکاری ملازمین بھی شامل ہیں۔ عرصہ دراز سے جب اس دقت کو محسوس کر کے اس کے حل کی تلاش میں تھے۔ تو اب کیونکر ممکن ہے کہ مسلمان ملازمین اس معقول اور دینی طور پر غیر معمولی اہمیت رکھنے والے مطالبہ کی تائید نہ کریں۔ باقی رہے دیگر ملازمین ان کا بھی اخلاقی فرض ہے۔ کہ اس موقعہ پر مسلمانوں کی مذہبی عبادات کی ادائیگی میں سہولت کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ ہفتہ کی بجائے جمعہ کے دن آدھی رخصت ہونے سے ان کا کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

"سول" نے ہفتہ کی نصف دن کی چھٹی کی تائید میں کہا ہے۔ کہ یہ اتوار کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اور لوگ باہر جا سکتے ہیں۔ نیز یہ برٹش قوم کی برکات میں سے ہے۔ میرے نزدیک یہ خام خیالی صرف اس لئے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جمعہ کی نماز کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا گیا۔ ہفتہ کی بجائے جمعہ کی نصف تعطیل سے نہ پبلک کے کام رک جائیں گے اور نہ دوسرے شہروں میں جانے میں کوئی خاص دقت پیدا ہو جائے گی آجکل تو نقل و حرکت کی اس قدر آسانی ہے۔ کہ وقت کی بہت بچت ہو سکتی ہے۔

باقی دینی عبادت کے لئے وقت دینا اگر اتنا ہی دوبھر سمجھا جائے۔ تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں میں اتوار بھی عبادت کے دن ہیں وہ اس دن میں باہر جانے کی دقت محسوس کرتے ہیں۔ اندریں صورت مسلسل لمبے وقت کا سوال پھر غلط ہو جاتا ہے۔ باقی رہا برکت ہونے کا مسئلہ سو واضح رہے کہ جو طریق کروڑوں مسلمانوں کی مذہبی عبادت میں روک بن رہا ہو۔ اسے کونسا دانشمند برکت قرار دے سکتا ہے؟ اگر یہ برکت ہے تو اتوار منانے والے اسے برکت سمجھیں۔ لیکن جو قوم اس کے باعث نماز جمعہ سے محروم ہو رہی ہے وہ اسے کیونکر برکت قرار دے سکتی ہے۔ اور یوں سیر و تفریح کے خیال سے ذرا بالا ہو کر دیکھا جائے۔ تو اس میں کوئی برکت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اصلاحی پہلو ہے۔

پس یہ درست نہیں کہ مسلمانوں کا مندرجہ بالا مطالبہ کسی پہلو سے بھی معترض بہا ہو سکتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ نہ صرف مسلمان ملازمین بلکہ غیر مسلم شرفاء بھی مسلمانوں کے اس مطالبہ کی تائید کریں گے تا حکومت جلد از جلد ایسا قانون بنا سکے۔ جس کے رو سے مسلمان سرکاری ملازموں کو آدھے دن کی رخصت ہفتہ کی بجائے جمعہ کے روز ہوا کرے۔

بالفرض غیر مسلم اصحاب اگر کسی وجہ سے اس مطالبہ کی تائید نہ کریں۔ تو بھی مسلمانوں کا یہ مطالبہ نہایت انصاف پر مبنی ہے گورنمنٹ اگر سب ملازمین کے لئے ہفتہ کی بجائے جمعہ کی آدھی تعطیل نہ منظور کر سکے۔ تو کم از کم اسے مسلمان ملازمین کے حق میں تو اس امر کو ضرور تسلیم کر لینا چاہیئے اور ان کے حق میں اس قانون کو جلد تر نافذ کر دینا چاہیئے۔ اب بھی گورنمنٹ کے محکمہ جات میں مخصوص قومی تہواروں پر ہندوؤں اور مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ تعطیل منانے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جمعہ کی نصف چھٹی کے متعلق بھی ہو سکتا ہے فلسطین میں گورنمنٹ برطانیہ نے یہودی ملازمین کے لئے سبت (ہفتہ) مسلمان ملازمین کے لئے جمعہ اور عیسائی ملازمین کے لئے اتوار کو یوم تعطیل قرار دے رکھا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً مسلمانوں کے لئے جمعہ کو یوم تعطیل نہ قرار دیا جائے۔ یا کم از کم اتوار کی عام چھٹی کو بحال رکھتے ہوئے فی الحال مسلمانوں کے لئے ہفتہ کی آدھی تعطیل جمعہ کے دن مقرر کر دی جائے۔ مسلمانوں کا یہ کم سے کم مطالبہ ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کو چاہیئے۔ کہ اس مطالبہ کو جلد تر منظور کر کے پنجاب کی اسلامی اکثریت کو ممنون کرے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

نظارتوں کے اعلانات

کونوا مع الصّادقین

قابلِ توجہ عہدیداران جماعت احمدیہ

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے کونوا مع الصادقین۔ یعنی صادقین کی معیت اور صحبت اختیار کی جائے۔ یہ ایک نہایت ضروری تعلیم ہے۔ جس کی طرف عدم توجہ کے نتیجہ میں سخت بگاڑ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ نیک صحبت انسان کی زندگی کو سنوار دیتی ہے اور بد صحبت کے نتائج نہایت خطرناک نکلتے ہیں۔ آجکل اس بات کو سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ تمام دنیا میں اس کے اثرات ظاہر و باہر ہیں۔

یہ بات تجربہ میں آچکی ہے۔ کہ کئی لوگ جو اسلام کے احکام کے پابند تھے۔ ایسے لوگوں کی صحبت میں رہ کر جو اپنے مذہب کی قیود سے آزاد تھے یا دہریے تھے۔ سخت بے دین ہو گئے۔ اور خدا اور رسول کے نافرمانوں میں شامل ہو گئے۔ اور پھر کئی ایسے ہیں جو دنیوی مشکلات میں پڑ کر دین کو جواب دے بیٹھے۔ حالانکہ یہی وقت ان کا خدا کی طرف زیادہ توجہ دینے کا تھا۔ ایسے لوگوں کو جو بد صحبت کی وجہ سے خراب ہو جائیں۔ اگر راہ راست پر لانے کی کوشش کی جائے تو سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ احباب معمولی کوشش کر کے ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ ایک خطرناک مریض کی مرض دور کرنے کے لئے بڑے اہتمام اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت جبکہ تمام اقوام عالم کے نوجوان لامذہبیت کی رو میں بہ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے نوجوانوں کی اصلاح اور تربیت کی طرف خاص توجہ کرے۔ اور اپنی نیک صحبت میں لا کر نوجوانوں کو دین پر ایسا پختہ کرے۔ کہ کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ یہ رمضان المبارک کے ایام ہیں۔ میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ جماعت کے تمام عہدیداران کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اہم امر کی طرف توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بنکوں کا سود مرکز میں آنا چاہیئے

نظارت ہٰذا کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوےٰ متعلق سود ڈاکخانہ و بنک وغیرہ۔ کئی بار شائع کیا جا چکا ہوا ہے۔ کہ حضورؑ کے فتوے کے مطابق ایسے سودی روپیہ کو اپنی ذات پر خرچ کرنا۔ اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا بالکل حرام ہے۔ اور ایسے روپیہ کو صرف اور صرف اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ اشاعت اسلام مرکزی فنڈ ہے۔ اس کی آمد میں باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے چند سالوں سے متواتر کمی ہو رہی ہے۔ اس کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہیں (۱) کہ احباب میں اشاعت اسلام کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ جس کو درست نہیں مانا جا سکتا۔ یا یہ کہ احباب بجائے ان سودی رقوم کو مرکز میں ارسال کرنے کے۔ دوسری جگہوں میں خرچ کر لیتے ہیں اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کے خلاف ہے۔

لہٰذا میں بذریعہ اعلان ہٰذا احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ایسے تمام احباب کو جنہیں بنک۔ یا ڈاکخانہ وغیرہ کی طرف سے سود ملتا ہو۔ وہ اس روپیہ کو اشاعت اسلام میں خرچ کرنے کے لئے مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ اور اپنی مرضی سے کسی دوسری جگہ صرف نہ کیا کریں۔

ناظر بیت المال

مجلس تحکیم

نظارت امور عامہ کی طرف سے مجلس تحکیم (پنچائت) کے انتخاب کے لئے اس وقت تک بہت سی جماعتوں کو مطبوعہ چٹھیاں بھجوائی جا چکی ہیں۔ لیکن تاحال ان کی طرف سے تعمیل نفی کے برابر ہے۔ میں جماعتوں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ مجلس حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت انتخاب میں لائی جا رہی ہے جو رفع تنازعات اور دیگر ضروری امور مقامی طور پر سرانجام دیا کرے گی۔ جن کی وضاحت میں اپنی مرسلہ مطبوعہ چٹھی میں کر چکا ہوں۔ اب بذریعہ اخبار جماعتوں اور ان کے عہدہ داران کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں سیکرٹری امور عامہ۔ قاضی اور مجلس تحکیم کا انتخاب عمل میں لا کر فوراً نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

(۱) مجلس تحکیم (پنچائت) تین ممبران پر مشتمل ہو گی۔ جن میں سے قاضی سرپنچ ہو گا۔ اور باقی دو ممبران پنچ ہوں گے۔ یہ دونوں ممبران بھی ایسے منتخب ہوں۔ جو حتی الوسع اسلامی قانون سے واقف ہوں (۲) انتظامی عہدہ داران میں سے عہدہ داران قضا کا انتخاب نہ کیا جائے گا۔ بلکہ یہ ان سے علیٰحدہ ہوں گے (۳) چھوٹی چھوٹی جماعتیں قریب کی بڑی جماعت کے ساتھ شامل ہو کر ایک مجلس تحکیم (پنچائت) کا انتخاب کر لیا کریں۔

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب محتاط رہیں

ایک شخص نور محمد مولوی فاضل جو دوا فروشی کا کام بھی کرتے ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ احمدی جماعتوں میں چکر لگا کر اپنے آپ کو مبلغ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ احباب ان سے محتاط رہیں۔ قادیان میں یہ ایک عرصہ تک رہے۔ لیکن مشتبہ حالت میں۔ اور نظارت عامہ کی تحقیق میں قابل اعتماد نہیں تھے۔ اور انہیں قادیان سے چلے جانے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ چلے گئے۔ ان کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔ قد لمبا۔ چہرہ لمبا۔ رنگ سانولا۔ ڈاڑھی معمولی سی۔ جسم پتلا۔ لہٰذا احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے محتاط رہیں۔

ناظر امور عامہ

مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

(۱) جیسا کہ پہلے بھی بذریعہ اخبار الفضل جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ تمام مجالس اپنی اپنی ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ ختم ہوتے ہی دفتر مرکزیہ کو روانہ کر دیا کریں۔ اور ماہوار رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اب دوبارہ اسی اعلان کو دہراتے ہوئے لکھا جاتا ہے کہ تمام مجالس رپورٹوں کے بھیجنے میں۔ پوری باقاعدگی اختیار کریں۔ اور رپورٹیں ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں بھیج دیا کریں۔ تاکہ وقت پر رپورٹ مرتب کی جا سکے۔ (۲) تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے جملہ ممبران کی فہرست مکمل اور خوشخط تیار کر کے بھیجیں۔ اس میں قطعاً تساہل نہ کیا جائے (۳) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کسی ممبر کو بغیر بیج (Badge) کے خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں شامل ہونے نہیں دیا جائے گا۔ پس جملہ مجالس اپنی ضروریات کے مطابق بیج منگوا لیں۔ ایسا نہ ہو کہ بیج ختم ہو جائیں۔ اور بعد میں دقت ہو۔ ایک بیج کی قیمت ۲ ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ بیجز کی روانگی کے لئے قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔ یا وی۔ پی کیا جا سکتا ہے۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

حاجی جلال الدین صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

میرے والد حاجی جلال الدین صاحب احمدی متوطن میانی۔ ضلع شاہ پور کے دوستوں کو یہ خبر سن کر افسوس ہوگا کہ موصوف ایک طویل علالت کے بعد ۲۲-۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء کو اپنے وطن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

والدم مرحوم غالباً ۱۸۷۱ء میں بمقام میانی ایک نجیب الطرفین راجپوت زمیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ اس خاندان کا شجرہ نسب ایک حکمران راجپوت ہندو خاندان سے ملتا ہے جو بھیرہ اور اس کے نواحی علاقہ کے حکمران تھے۔ اور سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں حملہ آوروں کے خلاف صف آرا ہوئے تھے۔ ہمارے دادا صاحب محکمہ پولیس کے پنشنر تھے۔ اور اپنی قوم و علاقہ میں بارسوخ آدمی شمار کئے جاتے تھے۔ والد بزرگوار نے بچپن میں ایک سرکاری وظیفہ بھی قابلیت کی وجہ سے حاصل کیا۔ اور مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جو اس زمانہ میں تعلیم کا قابل تعریف معیار تھا۔ محکمہ پولیس میں ایلجرسار جنٹ محرر ملازم ہوگئے۔ اور اپنی قابلیت و حسن کارکردگی کی وجہ سے جلد افسروں اور پبلک میں مقبول ہوگئے مگر بعض وجوہ کی بنا پر ملازمت سے الگ ہوگئے۔

غیر ممالک کا سفر

اس کے بعد آپ نے طب کا مطالعہ کیا اور طبابت شروع کردی۔ اسی سلسلے میں بخارا کا سفر کیا۔ غالباً ۱۹۰۰ء میں آپ نے پہلا سفر اختیار کیا۔ اسی سفر کا ایک واقعہ ہے کہ آپ اپنے قافلہ کے ہمراہ مہتر آف چترال کے دارالحکومت کے قریب فروکش ہوئے۔ اتفاق سے مہتر صاحب کو چند یوم سے شدید درد شکم کی تکلیف تھی۔ یہ معلوم ہونے پر کہ قافلہ میں ایک ہندوستانی طبیب آیا ہوا ہے۔ مہتر صاحب نے والدم مرحوم کو بلوا بھیجا اور آپ کی دی ہوئی دوا استعمال کی جس سے فوراً آرام ہوگیا۔ اور مہتر صاحب نے چند یوم والدم کو اپنے ہاں سرکاری مہمان کے طور پر رکھا اور خلعت فاخرہ اور نقد انعام دے کر قافلہ کے ہمراہ روانہ کیا۔ بخارا میں والدم بزرگوار نے طبابت کے علاوہ چائے اور کپڑے کی تجارت کی اور اس میں کافی مالی فائدہ حاصل کیا۔ چار سال کے قیام کے بعد آپ براستہ ایران۔ استنبول۔ بغداد ہوتے ہوئے حج بیت اللہ کی تکمیل کے لئے حجاز تشریف لے گئے۔ اور چند ماہ قیام کرنے کے بعد وطن ہوتے ہوئے دوبارہ روس یعنی بخارا گئے۔ اور چار سال کا مزید عرصہ گذارنے کے بعد آپ واپس ہندوستان آئے اور وطن میں کپڑے کی اعلیٰ پیمانہ پر دکان جاری کی۔ بخارا کے قیام و سفر سے مرحوم غیر معمولی اثر لے کر آئے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کاش بخارا میں پہلے کی طرح آزادی اور حالات ہوسکتے اور میں وہاں جا کر احمدیت کا پیغام پہنچاتا۔

خدمت خلق

مرحوم اپنے علاقہ میں وجاہت و رسوخ اور اثر کے اعتبار سے بہت مشہور تھے علاقہ کے رؤس اور معزز افسران مرحوم کی اعلیٰ قابلیت کے مداح رہتے۔ آپ میانی میونسپلٹی میں سرکار کی طرف سے ممبر نامزد کئے گئے۔ اور بعد میں پبلک ووٹ سے تقریباً بیس سال کا طویل عرصہ ممبر۔ وائس پریذیڈنٹ اور پریذیڈنٹ بھی منتخب ہوتے رہے آپ کچھ عرصہ سرکاری اسیسر اور ثالث بھی مقرر کئے جاتے رہے۔ قصبہ و نواحی دیہات کی مجلس امن کے بھی آپ صدر رہے اور انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ۔ تحریر و تقریر میں آپ کو خاص ملکہ تھا۔ خوش الحان اور جہیر الصوت تھے اپنے وقار اور وضع کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑتے تھے

مہمان نوازی آپ کی خاص صفت تھی۔ غریب طبقہ کے مسلمانوں کی مشکلات کو دور کرانے اور ان کی ہر ممکن امداد کرنے میں آپ علاقہ بھر میں مشہور تھے۔ اور اپنے دوستوں اور مسلمان طالب امداد لوگوں کی ہر ممکن طریق سے دل و جان سے امداد کیا کرتے حتیٰ کہ ایسا کرنے میں مختلف اقسام کے نقصانات کی بھی اپنی ذات کے لئے پرواہ نہیں کرتے تھے۔ جس معاملہ میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتے اس میں کسی کے اختلاف یا مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے تھے

قبول احمدیت

قبول احمدیت کے بعد مخالفت کے طوفان اٹھے۔ اور مرحوم کے مسلمان ووٹروں کو کہا گیا کہ نعوذ باللہ مرحوم کو ووٹ دینا داخل کفر ہے۔ لیکن عوام تھے کہ در پردہ وہ ووٹ انہی کو جا کر دے آتے تھے۔ اور مخالف ناکام رہتے تھے۔ احمدیت میں داخل ہونے کی تحریک مرحوم کو اپنے بیٹے مختار احمد صاحب ایاز کے ذریعہ ہوئی۔ جن کے احمدی ہونے میں ہمارے ہم وطن بزرگ مولوی فخر الدین صاحب مینجر آف گھوگھیاٹ حال محلہ دار الفضل قادیان کی تبلیغی کوششوں کا دخل ہے۔ غالباً ۱۹۲۰ء کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مرحوم قادیان تحقیق حق کے لئے تشریف لے گئے اور بیعت سے مشرف ہو کر لوٹے۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد آپ کے دوست اور رشتہ دار آپ کے دشمن بن گئے۔ اور بہت ایذائیں پہنچائیں اور طرح طرح کے جھوٹے مقدمات دائر کئے۔ لیکن آپ نے مردانہ وار سب کا مقابلہ کیا۔ اور خداوند تعالیٰ کی نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ مخالفین کی سختیاں بڑے حوصلہ اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ دعاؤں کی قبولیت پر آپ کو بہت یقین اور ایمان تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور کلام سے آپ کو عشق تھا۔ بالخصوص منظوم کلام فارسی اور اردو کا بیشتر حصہ ازبر تھا اور اپنی پرائیویٹ اوقات میں خوش الحانی سے درثمین پڑھ کر تسکین قلب پاتے تھے مہذب اور سنجیدہ طبقہ کے لوگوں کو آپ سنجیدگی سے تبلیغ حق کرتے تھے۔ اور مرکز سے لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے بعض حصے آپ کو بے حد محبوب تھے۔ ان کو پڑھتے وقت آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک کے متعلق کسی مخالف کا ناپسندیدہ لفظ نہیں سن سکتے تھے۔ مرحوم سادہ زندگی کو پسند فرماتے تھے۔ لباس اور غذا میں ہمیشہ سادگی مدنظر رکھتے تھے۔ گھر کے کاموں میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے رہتے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کسی قسم کی عار محسوس نہیں کرتے تھے صوم وصلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ اور گھر میں نمازوں کا خاص التزام فرماتے تھے۔

حضرت امیر المومنین مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک سے خاص اخلاص رکھتے تھے اور آپ کی ذات کے متعلق منافقین کے فتنوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرماتے تھے مرحوم نے متعدد مرتبہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کو خطوط لکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر پر جھوٹ اور افترا باندھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو ناخوش نہ کریں۔

مرض الموت

مرحوم گذشتہ چند سال سے بعارضہ ذیابیطس بیمار تھے۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں گردن پر کاربنکل نکلا جس کا اپریشن کروایا گیا۔ اپریشن کے موقعہ پر ڈاکٹروں نے کلوروفارم استعمال کرنا چاہا۔ لیکن مرحوم اس جرأت کے مالک تھے کہ بیہوش کرنے کا طریق ناپسند فرمایا اور ڈاکٹروں کو اجازت دی کہ جس طرح چاہیں آزادی سے اپنا عمل جراحی شروع کردیں۔ چنانچہ یہ آپریشن کامیاب رہا۔ لیکن ذیابیطس کی کمزوری اندر ہی اندر مرحوم کے جسم کو کھوکھلا کرتی رہی اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اس کے بعد بخار اور کھانسی کے آثار ظاہر ہوئے اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ مرض سل کا حملہ ہوا ہے۔ علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ تاہم مشیت ایزدی اس عارضی دنیا کی کشمکش سے ابدی نجات ان کو دینا چاہتی تھی۔ چنانچہ ۲۲ اور ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء کی درمیانی شب آپ اپنے وطن میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار:۔ بشیر احمد حامد از جیکب سرکل بمبئی نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

104

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۲۲ - اکتوبر وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے ۔ کہ اشیائے خوردنی کے متعلق راشن سسٹم عنقریب جاری کر دیا جائے گا لیکن اس کے نفاذ سے دس روز قبل لوگوں کو راشن کی کتابیں مہیا کر دی جائیں گی تاکہ وہ ان دوکانداروں کے نام درج کر سکیں جن سے وہ اشیائے خوردنی خریدنا چاہتے ہیں ۔

دار العوام کے ۵۵ سالہ ممبر سر آرنلڈ ولسن ہوائی فوج میں شامل ہو گئے ہیں ۔ آپ گذشتہ جنگ میں اس محکمہ میں ملازم تھے ۔ باوجود اتنی عمر کے وہ ڈاکٹری معائنہ میں بالکل درست ثابت ہوئے ہیں ۔

"رائل اوک" میں جو افسر غرق ہوئے ہیں ۔ ان میں جنرل بلگیرڈ بھی تھا ۔ جو برطانیہ کے سرکردہ جرنیلوں میں سے اور گذشتہ جنگ میں امیر البحر کا اسسٹنٹ تھا ۔

دو جرمن ہواباز جو کل سکاٹ لینڈ پر حملہ کرتے ہوئے جان سے مارے گئے تھے آج پورے اعزاز کے ساتھ دفن کئے جائیں گے ۔ ان کی لاشیں تمام رات رائل ایر فورس کی نگرانی میں گرجے میں رکھی رہیں ۔

وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے ۔ کہ آج بعد دوپہر دشمن کا ایک ہوائی جہاز بحیرہ شمالی میں دیکھا گیا ۔ ہمارے جہازوں کے پہنچنے پر وہ بھاگ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہمارے جہاز پر بھی حملہ کیا ۔ جس پر ہماری طرف سے گولیاں چلائی گئیں جس سے اسے شدید نقصان پہنچا ۔ شمال مشرقی ساحل پر خطرہ کا الارم دیا گیا ۔ جو صرف ۲۴ منٹ بعد منسوخ کر دیا گیا ۔

یہاں ایک ہندوستانی تاجر کو پچاس پونڈ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ۔ کیونکہ اس کے قبضہ سے جرمنی کی ایک فرم کے نام لکھا ہوا خط برآمد ہوا تھا ۔ یہ ایک آرڈر تھا جو اس فرم کو بھیجا جانے والا تھا ۔ مگر سنسر نے روک دیا ۔ اور پھر اس کے پاس ہی پڑا رہا ۔

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

کل شام وزیر اعظم نے ملک معظم سے ملاقات کی ۔

کل بعد دوپہر دشمن کے بارہ ہوائی جہازوں کو بحیرہ شمالی میں دیکھا گیا ۔ مگر انہیں بھگا دیا گیا ۔ لیکن کچھ عرصہ بعد انہوں نے محافظ جہازوں پر حملہ کر دیا ۔ طیارہ شکن توپوں نے فائر کئے اور ہوائی جہاز بھی مقابلہ پر پرواز ہوئے اور دشمن کے تین جہازوں کو نیچے لے آئے ایک سمندر میں گر پڑا ۔ ہمارا بالکل کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

لیبر منسٹری کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ آج تک جنگی خدمات کے لئے جو لوگ اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں ۔ ان کی تعداد حسب ذیل ہے ۔ انگلینڈ ۱۷۹۰۰۰ سکاٹ لینڈ ۲۳۰۰۰ ویلز ۱۲۰۰۰ - اپنے آپ کو فوراً پیش کرنے والوں کی تعداد ۵۵۶ لاکھ یا دو فیصدی ہے ۔

وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ چونکہ فوجوں کے لئے فلموں کی سپلائی کا مطالبہ بہت بڑھ رہا ہے ۔ اس لئے فوجیوں کی تفریح کے لئے ایک باقاعدہ انجمن بنائی جائے ۔ جس میں ہر طبقہ کی نمائندگی کا انتظام کیا جائے ۔ سر ایڈ این بیلی کو افسر تفریحات مقرر کیا گیا ہے ۔

مانچسٹر کے کارخانہ داروں اور مزدوروں میں اضافہ اجرت کے سلسلہ میں جو بات چیت ہو رہی تھی ۔ اس کے نتیجہ میں فریقین اجرتوں میں ۱۲½ فیصدی اضافہ پر متفق ہو گئے ہیں

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۲۲ - اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ جرمن عوام کے حالات سے وہ براہ راست آگاہی حاصل کرے گا ۔ اس سلسلہ میں اس نے تمام ڈسٹرکٹ لیڈروں کو برلن میں ایک کانفرنس پر طلب کیا ہے ۔

برلن ۲۱ - اکتوبر ہٹلر نے سلواک منسٹر کو مطلع کیا ہے ۔ کہ پولینڈ کے بعض علاقے سلواکیہ کو عطا کئے جائیں گے ۔

کوپن ہیگن ۲۲ - اکتوبر جرمنی کا ایک محافظ جہاز بحیرہ بالٹک میں ایک سرنگ کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہو گیا ۔ ۶۹ جہاز رانوں میں سے صرف پانچ بچائے جا سکے ۔

ہٹلر نے روس اور جرمنی کی نئی سرحدوں کی تعیین اور دوستانہ تعلقات کے متعلق معاہدہ کی منظوری دے دی ہے ۔ اس معاہدہ پر ۲۸ ستمبر کو ماسکو میں دستخط ہوئے تھے ۔

جرمنی کے وزیر مال نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جنگ سے پیدا شدہ مشکلات کے پیش نظر بعض فرموں کو بنکوں سے قرضہ دلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

امسٹرڈم ۲۱ - اکتوبر برلن کے نازی حلقوں سے ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ۔ کہ یکم دسمبر سے آزاد پولش سٹیٹ قائم کی جائے گی ۔ یہ صحیح ہے ۔ کہ جرمنی کے سرکاری گزٹ میں دو نئے صوبوں کی حکومتوں کے متعلق اعلان کیا گیا ہے ۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ۔ کہ آزاد پولش سٹیٹ قائم ہونے کے انتظام ہو رہے ہیں ۔

واشنگٹن ۲۹ - اکتوبر امریکہ کے بعض جہاز ڈوائف لے کر جرمنی جا رہے تھے ۔ کہ اتحادیوں کے جہازوں نے ان کو روک کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قول سدید" منگوا لیجئے تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپ کی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی ۔ قیمت تین روپیہ کے بجائے ایک روپیہ عہ تھوڑی سی باقی ہیں ۔ اس لئے آج ہی مینیجر انگلین کالج ایلگن روڈ دہلی سے منگوا لیجئے ۔

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ) جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں ۔ یا حمل گر جاتا ہو ۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں ۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے ۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا ۔ عبد الرحمن کاغانی اسسٹنٹ دواخانہ رحمانی قادیان ۔

ضرورت استاد

ہر بنگلہ وریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے مقام پر بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر نہر کی دو خوردسال بچیوں کے لئے جو پانچویں جماعت میں پڑھتی ہیں ۔ ایک عمر رسیدہ مخلص احمدی استاد کی ضرورت ہے ۔ جو انگریزی حساب اردو وغیرہ اور قرآن کریم کی تعلیم دے سکے ۔ بنگلہ ریلوے سٹیشن وریام پر واقعہ ہے ۔ خوراک و رہائش کے علاوہ پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جاوے گی ۔ خاکسار غلام مرتضےٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ انضباط قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے ۔ کہ مسمی عبد اللہ ولد اللہ دتا ذات جٹ سکنہ سوہاوہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے ۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۴ نومبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے ۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں ۔ مورخہ ۲ - اکتوبر ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی - اے ، ایل ایل - بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

سنسر کیا اور ڈاک امریکہ کو واپس کر دی امریکن وزیر خارجہ کا بیان ہے کہ ان کی حکومت اس سلسلہ میں اتحادیوں کے پاس احتجاج کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اب امریکہ کے ڈاک کے جہاز اٹلی کے رستہ جرمنی پہنچا کریں گے۔ گذشتہ جنگ میں بھی ایک دفعہ اتحادیوں نے ایسا کیا تھا۔ اور امریکن گورنمنٹ نے پروٹسٹ کیا تھا۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ میگانیز جنگی سامان کی تیاری کے لئے ایک اہم چیز ہے جو روس نے امریکہ کو پچاس ہزار ڈالر کی مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے جرمنی کو امید تھی کہ یہ اسے مہیا کی جائے گی۔ اس لئے وہ مایوس ہو گیا ہے۔

انقرہ ۲۲ اکتوبر۔ ایک جرمن اقتصادی مشن افغانستان کو جاتے ہوئے یہاں پہنچا۔ اس کا مقصد ان دونوں ممالک کے مابین تجارتی و اقتصادی مسائل پر گفت و شنید کرنا ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ برطانیہ کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ ایک جرمن آبدوز کو ایک برطانوی تجارتی جہاز نے غرق کر دیا۔ دونوں میں کافی دیر لڑائی ہوتی رہی۔

برلن ۲۱ اکتوبر۔ حکومت جرمنی نے ہندوستانی ملازمین کو نظر بند نہیں کیا تا تنخواہ کا خرچ نہ برداشت کرنا پڑے اور انہیں واپس جانے کی اجازت دیدی ہے۔

ہندوستان کی خبریں

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس یہاں شروع ہوا تا وائسرائے کے اعلان پر غور کیا جائے فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر کانگرس کے ساتھ کوئی فیصلہ نہ ہو اور کانگرسی حکومتیں مستعفی ہو جائیں تو ممکن ہے مسلم لیگ وزارتوں کی تشکیل اور گورنروں کی مشاورتی مجالس میں تعاون کرے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا مگر توقع ہے کہ وہ وائسرائے کے اعلان کو زیادہ ناپسند نہیں کریں گے۔

باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ گاندھی جی اور پنڈت نہرو عنقریب دہلی میں مسٹر جناح سے ملیں گے۔ اگرچہ لیگ کے بعض لیڈر اس ملاقات کے خلاف ہیں اور چاہتے ہیں کہ اگر کانگرس ڈیڈ لاک پیدا کرے تو حکومت سے تعاون کیا جائے۔

واردھا ۲۲ اکتوبر۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا اجلاس سے قبل جب ممبروں سے گفتگو کی گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے سامنے کوئی لمبا کام نہیں دوسرے فریق نے سب کچھ فیصلہ کر دیا ہے اجلاس دو روز جاری رہے گا۔ کانگرسی وزارتوں کا مستعفی ہونا ایک طے شدہ بات خیال کی جاتی ہے۔ کمیٹی صرف وقت اور موقع کا فیصلہ کرے گی۔

گاندھی جی نے بیان کیا ہے۔ کہ اگر برطانوی حکومت کی طرف سے کانگرس کا اصل مطالبہ منظور نہیں کیا گیا تو وائسرائے کے اعلان کی کوئی تشریح بھی ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ جس کانفرنس کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ ایک ڈھونگ ہے اس میں صرف حکومت کے مدعو شدہ لوگ شریک ہونگے۔

متفرق خبریں

ملبورن ۲۲ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جنوری سے ان تمام کنوارے اشخاص کے لئے فوجی تربیت لازمی ہوگی۔ جن کی عمر جولائی ۱۹۴۰ء میں ۲۱ سال کی ہوگی۔

مدراس ۲۲ اکتوبر۔ ہریجنوں کے بعض مندروں میں داخلہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر سناتنیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آج سے ستیہ گرہ کریں گے۔ یہ تحریک فی الحال مدورا تک ہی محدود رہے گی۔

جنیوا ۲۲ اکتوبر۔ رائٹر کا تار مظہر ہے کہ شام کے پہلے پریذیڈنٹ محمد علی بے کا حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ آپ جمہوریہ شام کے پہلے صدر ۱۹۳۲ء میں منتخب ہوئے تھے اور ۱۹۳۶ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔

روم ۲۲ اکتوبر۔ اٹلی کا جو وفد بلگریڈ گیا ہوا تھا۔ وہ ایک تجارتی معاہدہ مرتب کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ آغاز جنگ کے ساتھ جو انحطاط تجارت میں واقع ہو گیا ہے اسے دور کیا جائے۔

رانچی ۲۲ اکتوبر۔ حکومت بہار نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جن علاقوں میں منشیات ممنوع ہیں۔ ان میں ارزاں نرخ پر دودھ مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ فی الحال محدود رقبہ میں اس کا تجربہ کیا جائیگا۔ یہ دودھ ایک آنہ سیر پر دیا جائے گا اور باقی قیمت حکومت خود ادا کرے گی یہ بھی گویا پروپیگنڈا کا ایک حصہ ہوگا۔ اس محکمہ کے لوگ شراب کی مذمت کے ساتھ دودھ کے فوائد بھی بیان کرینگے

نیویارک ۲۱ اکتوبر۔ تھو جرمن ایک اطالوی جہاز میں امریکہ کی طرف جا رہے تھے۔ کہ الجیرس میں فرانسیسی حکام نے انہیں اتار لیا۔ اور کیمپ میں نظر بند کر دیا۔

سٹاک ہالم ۲۱ اکتوبر۔ سویڈن کے ایک مال کا جہاز آج بحیرہ شمالی میں غرق کر دیا گیا۔ ناروے کے ایک اور جہاز نے ۱۹ ملاحوں کو بچا لیا۔

جالندھر ۲۱ اکتوبر۔ مقامی گورمکھی اخبار "دکھی دنیا" سے ایک قابل اعتراض مضمون کی بنا پر ڈیڑھ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ آج یو پی گورنمنٹ کے وزیر انصاف مسٹر کٹجو نے خاکساروں کے تصفیہ کے سلسلہ میں مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ مسٹر جناح کی تجاویز اپنی حکومت کے پیش کریں گے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے بیان کیا ہے۔ کہ روس کے ساتھ جرمنی کے معاہدہ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اٹلی و جرمنی کے ساتھ جاپان کے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ روس سے معاہدہ کرنے کی وجہ سے جرمنی اینٹی کمیونسٹ پیکٹ سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ روس کے ساتھ معاہدہ کا یہ مطلب نہیں کہ جرمنی نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے۔

ملند شہر ۲۲ اکتوبر۔ خاکساروں پر فائرنگ کے واقعہ کی تحقیقات شروع ہو گئی ہے۔ آج چار گواہوں کے بیانات ہوئے۔ ایک گورہ سارجنٹ نے بیان کیا۔ کہ میں نے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا تھا خاکسار لاری سے اترآئے اور کھلی گراؤنڈ میں کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے کچھ ایک افسر کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ کہ میں نے گولی چلنے کی آواز سنی۔ اور مجھے بتایا گیا کہ بعض نے ان میں سے پولیس پر حملہ کر دیا تھا۔ اور اس نے خود حفاظتی میں گولی چلا دی۔

انگورہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ زونگلداق میں جو کوئلہ کی کانیں ہیں۔ ان سے کوئلہ کثیر تعداد میں نکالا گیا ہے۔ ماہ اگست میں ۵۷۵۴ ٹن کوئلہ زیادہ نکالا گیا ترکی میں ۵۰ فی صدی کوئلہ کی کھپت ہوتی معدن کردم میں بھی اس سال ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

لبنان (ڈاک سے) فلسطین کے بعض پناہ گزین جن کی تعداد ۱۰۰ ہے اپنے وطن کو واپس جانا چاہتے تھے۔ جس پر برطانوی حکام نے انہیں فلسطین آنے کی اجازت دیدی۔ اور یہ تمام پناہ گزین لبنان سے فلسطین روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ چہارشنبہ کے روز بحر اوقیانوس میں برطانیہ کے دو جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔ آج ایک امریکن جہاز نے اس کے بچے ہوئے مسافر فرانس کے ساحل پر اتار دیئے ہیں۔ مسافروں کا بیان ہے کہ ۹ زخمی ہوئے تھے مگر ان کو بچا لیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک زخمی مر گیا۔ جس کی لاش سمندر میں پھینک دی گئی۔

طہران ۲۱ اکتوبر آج جاپان اور ایران کے دوستانہ معاہدہ پر ہر دو حکومتوں نے دستخط کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے ایک سفری سینما فرانس بھیجا ہے یہ سینما محاذ جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah